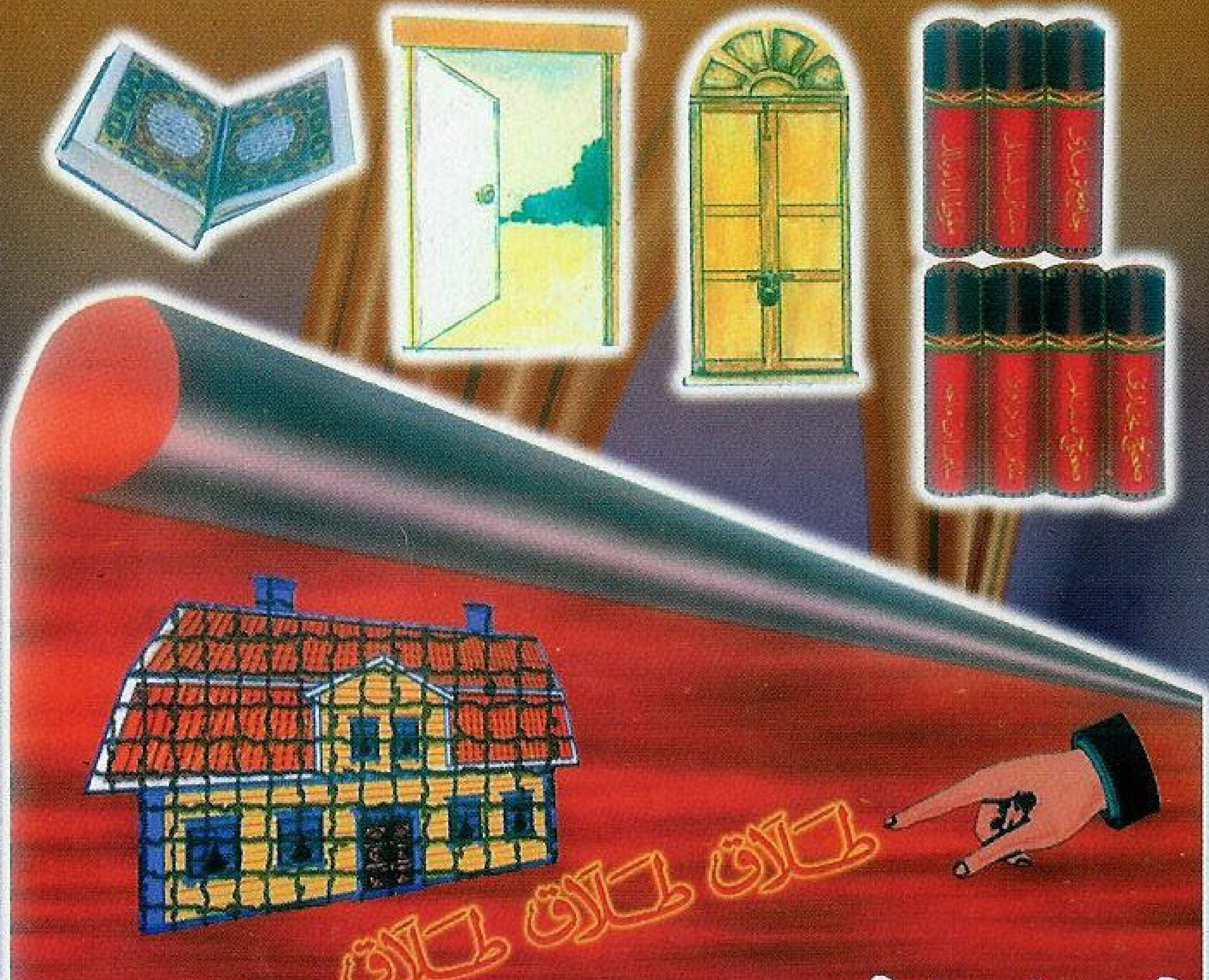
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے
محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت
کرنے لگے گا ـــــــــــ (آل عمران ۳۱)

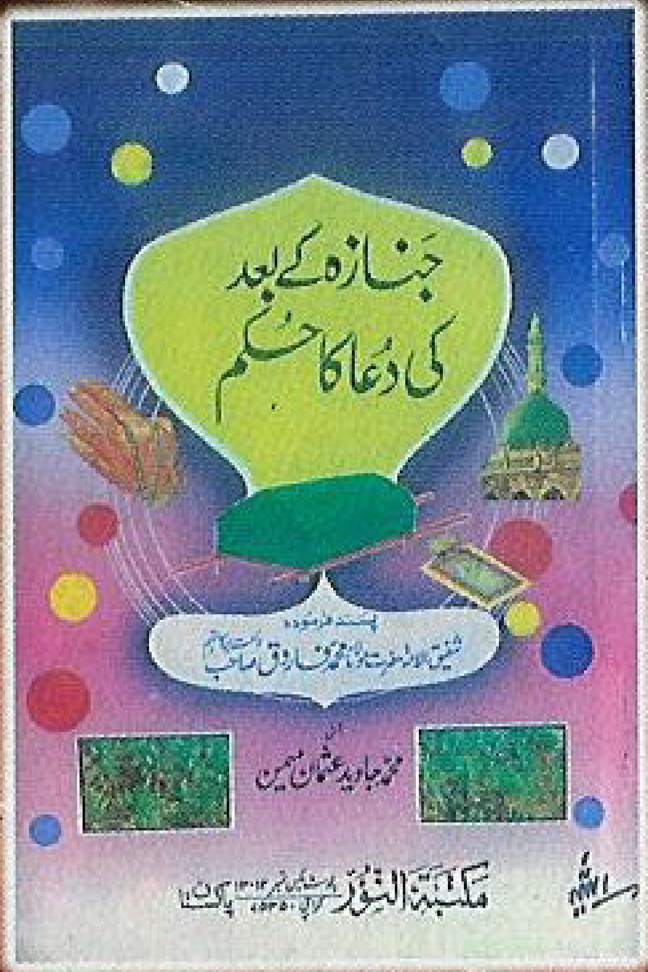
ایک مجلس کی تین طلاق

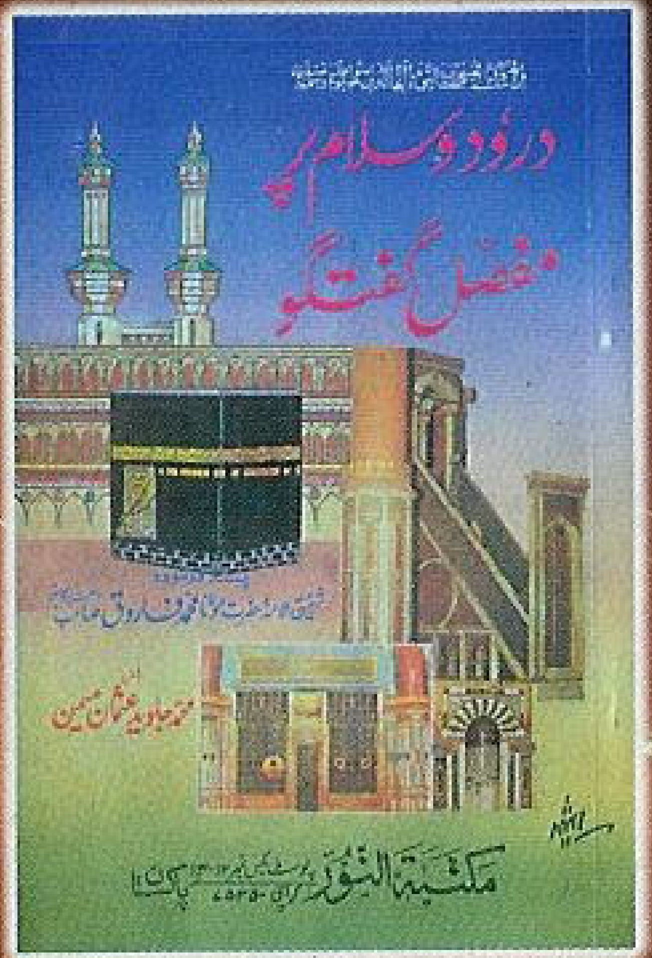


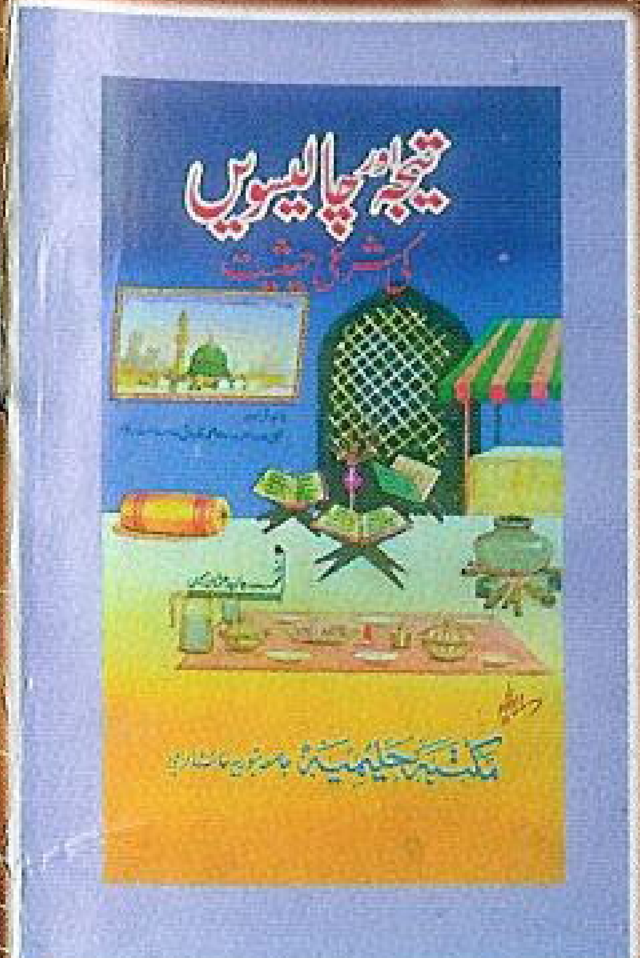
از محمد جاوید عثمان میمن
خلیفہ مجاز
شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

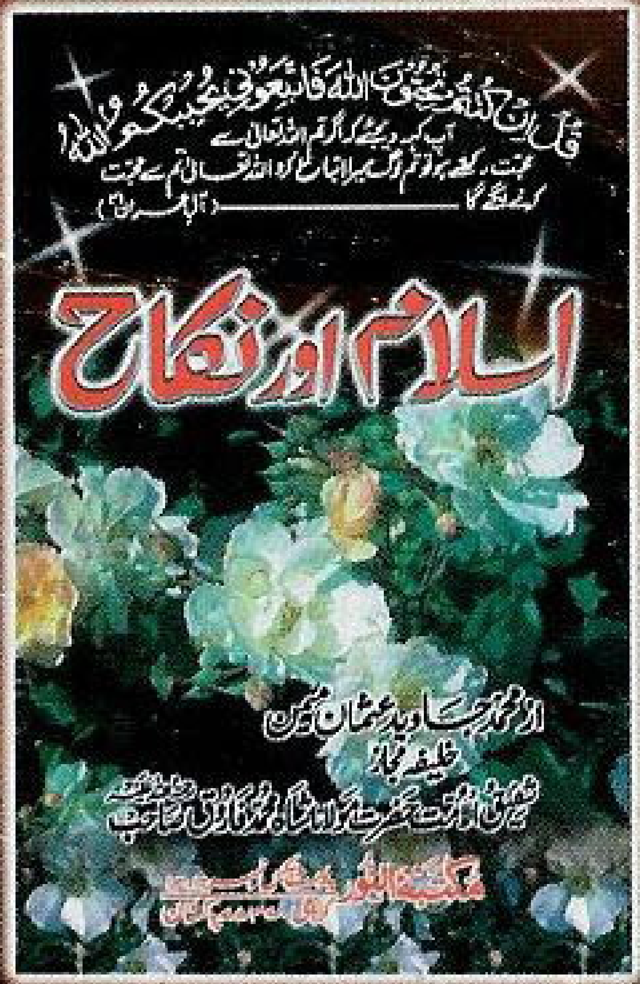
مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲
کراچی ۷۵۳۵۰ پاکستان

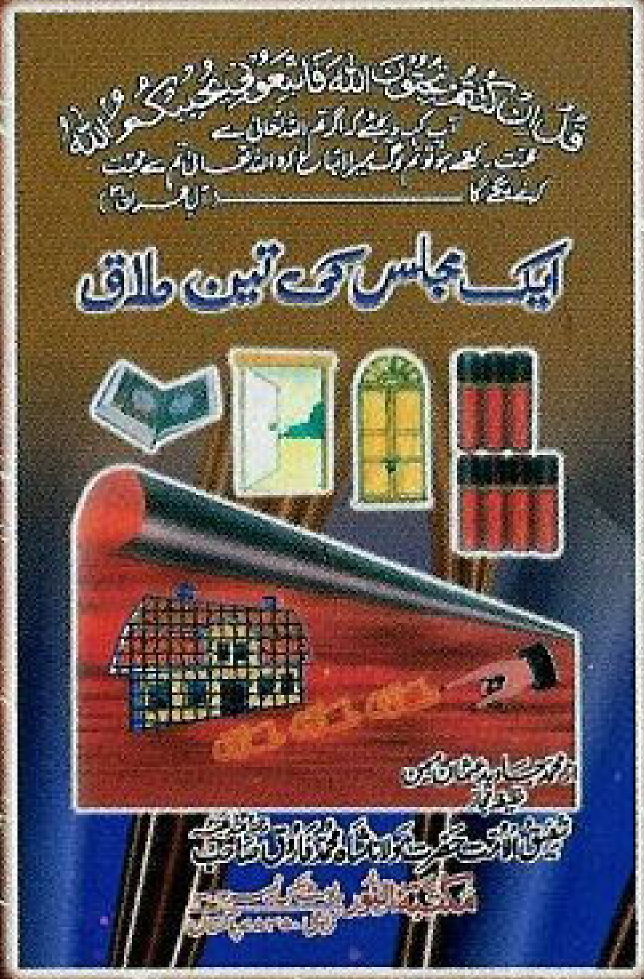
تصانیف محمد جاوید عثمان میمن
خلیفہ مجاز
شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

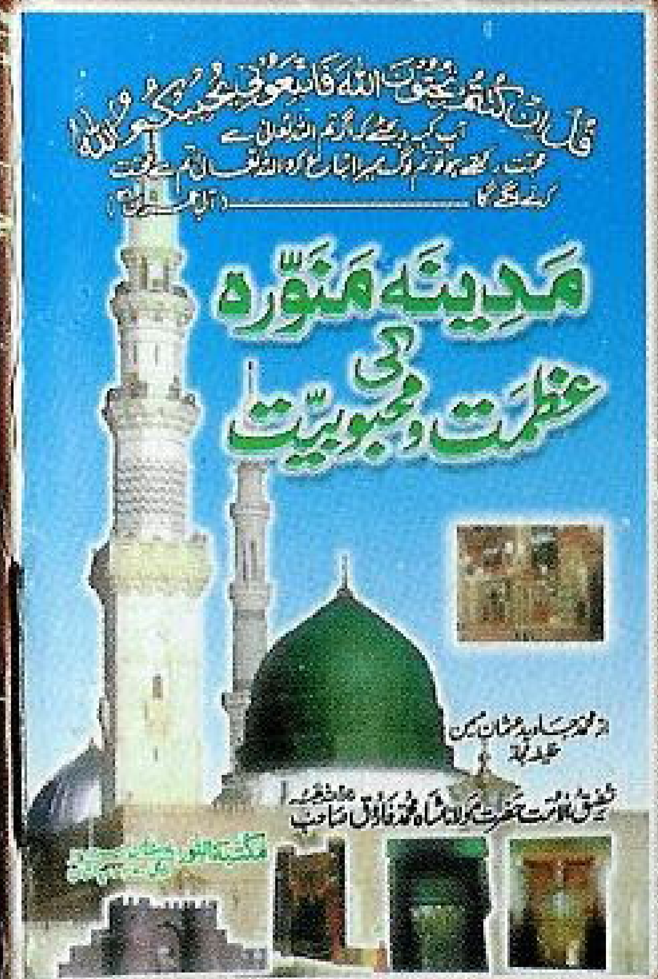


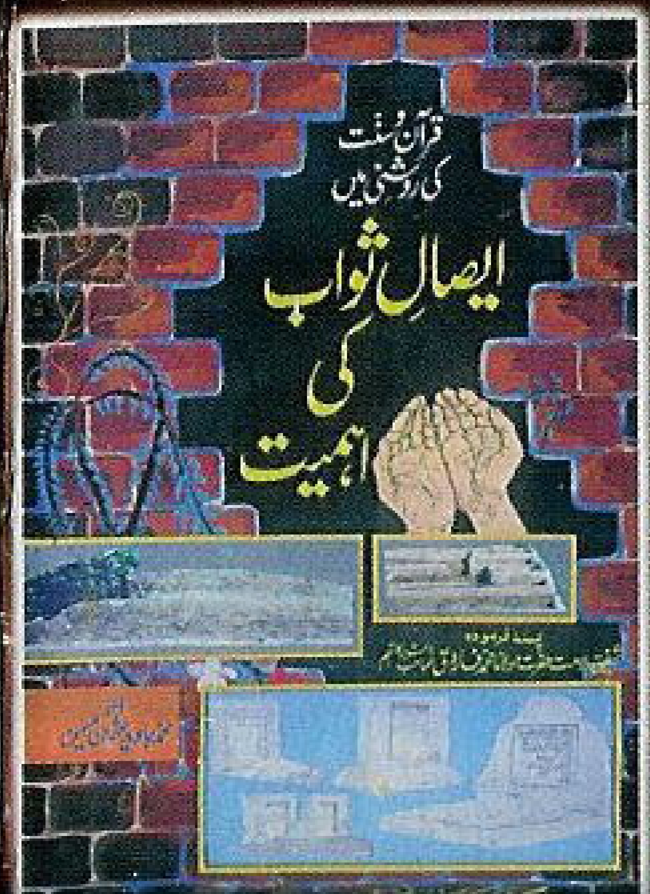


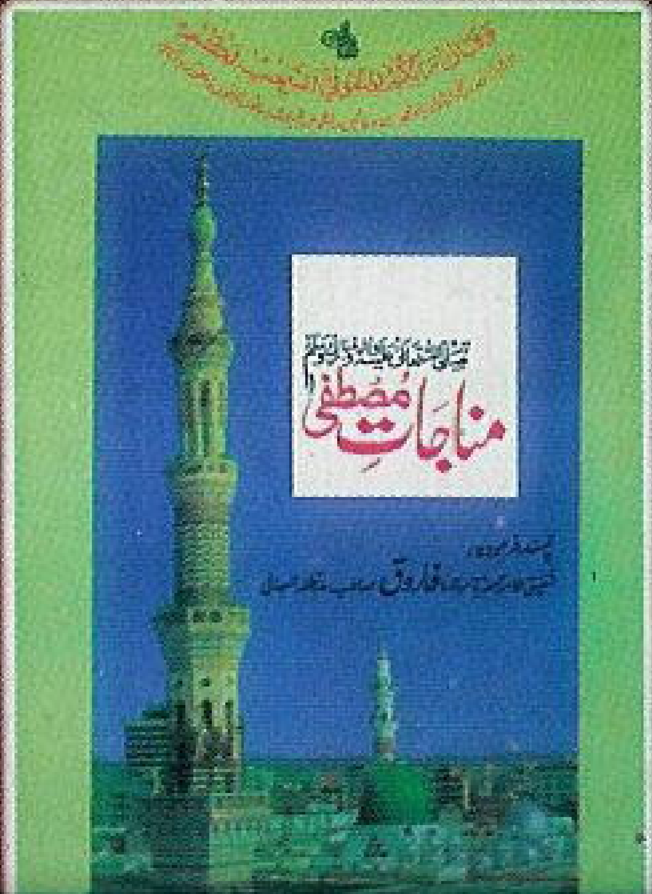












ملنے کا پتہ :
اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

تصانیف

محمد جاوید عثمان میمن

خلیفۂ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

- ○ مناجات مصطفیٰ ﷺ (زیر طبع)
- ○ تیجہ اور چالیسویں کی شرعی حیثیت
- ○ نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم
- ○ درود و سلام پر مفصل گفتگو
- ○ قرآن و سنت کی روشنی میں ایصال ثواب کی اہمیت
- ○ ایک مجلس کی تین طلاق
- ○ مدینہ منورہ کی عظمت و محبوبیت
- ○ فرض نمازوں کی بعد اجتماعی دعا کا ثبوت
- ○ اسلام اور نکاح (زیر طبع)
- ○ شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

ایک مجلس کی تین طلاق

از

محمد جاوید عثمان میمن

خلیفۂ مجاز

شفیق الامت

حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲

کراچی ۷۵۳۵۰، پاکستان

طباعت واشاعت کی عام اجازت ہے بشرطیکہ تصرف نہ کیا جائے

کتاب ← ایک مجلس کی تین طلاق
تألیف ← محمد جاوید عثمان میمن
طبع اوّل ← ربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱ء
تعداد ← ۱۰۰۰
ناشر ← مکتبہ النور کراچی
قیمت ←
رابطہ ← محمد جاوید عثمان میمن، فون: ۴۹۲۳۱۶۰
مطبوعہ ← ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک۔

ملنے کے پتے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
- مکتبہ عمر فاروق، جامعہ فاروقیہ، کراچی
- ادارہ بیت القرآن، اردو بازار، کراچی
- دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی
- کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
- مکتبہ تھانوی، اردو بازار، کراچی
- ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور

فہرست مضامین

حافظ عصر حضرت خواجہ عزیزالحسن صاحب مجذوب غوری ؒ

کلامِ مجذوب

دنیا سے اس طرح ہو رخصت غلام تیرا
ہو دل میں یاد تیری ہو لب پہ نام تیرا

ہر ماسوا سے غافل شوقِ لقا میں تیرے
ہو جان ودل سے حاضر سن کر پیام تیرا

ہے خوبی دو عالم اک حُسنِ خاتمہ پر
کرنا سر اس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا

رگ رگ میں تیرے دم ہو صدقِ یقین کے باعث
تیرے نبی کی وقعت اور احترام تیرا

منکر نکیر آکر دے جائیں یہ بشارت
تجھ کو رہے مبارک حسنِ ختام تیرا

رحمت سے بخش دینا میرے گناہ سارے
روزِ جزا نہ دیکھوں میں انتقام تیرا

ہوں ارذل خلائق اشرف کا واسطہ ہو
شافع ہو جو نبی ہے خیر الانام تیرا

اپنے کرم سے کرنا مجھ کو بھی ان میں شامل
جن پر عذاب یا رب ہوگا حرام تیرا

اوروں کے آگے رسوا کرنا نہ مجھ کو مولا
آگے تیرے خجل ہے عاصی غلام تیرا

دینا جگہ مجھے بھی بندوں میں خاص اپنے
جب منعقد ہو یا رب دربار عام تیرا

محشر میں ہو پہنچ کر اس تشنہ لب کو حاصل
تیرے نبی کے ہاتھوں کوثر کا جام تیرا

جنت میں چشم حیرت ہو شاد کام میری
جلوہ رہے میسر اس کو مدام تیرا

ہو جملہ انبیاء پر اصحاب واولیاء پر
دائم صلوۃ تیری پیہم سلام تیرا

دونوں جہاں کا دکھڑا مجذوب رو چکا ہے
اب آگے فضل کرنا یا رب ہے کام تیرا

کشکول مجذوب صفحہ ۸۸، ۸۹

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

مخدومی و محترمی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم

مفتی و مدرس جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمدللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ امابعد!

طلاق ایک ناپسندیدہ مباح چیز ہے جب کہ کبھی کبھی اس کی اشد ضرورت بھی پیش آتی ہے اس لئے اس ناپسندیدہ چیز کو بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے شریعت نے کچھ ضابطے بھی مقرر کئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ طلاق تب ہی استعمال کرے کہ جب اس کی ضرورت درپیش ہو جذباتی اقدام کے طور پر نہ ہو۔ دوم یہ کہ اگر طلاق دینی ہو تو ایک پر اکتفاء کیا جائے اور اگر تین طلاقیں دینی ہوں تو ایک طلاق پاکی کے زمانہ میں دی جائے۔ پھر دوسرے ماہ کی دوسری پاکی میں دوسری طلاق، پھر تیسری پاکی میں تیسری طلاق دے۔ اس طرح سے فریقین کو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے، بیک وقت تین طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے طلاق تو تینوں ہو جاتی ہیں مگر عام طور پر لوگ نادم ہی ہوتے ہیں اور یہ طریقہ شریعت کے ساتھ مذاق بھی ہے۔

لیکن کیا کہا جائے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کہ ایک تو وہ ضروری اور بقدر فرض دینی معلومات حاصل نہیں کرتے اور پھر خود غلطی اور حماقت کر کے بیک وقت تین طلاق دیکر دربدر پھرتے رہتے ہیں کہ کہیں سے کوئی گنجائش کا پروانہ مل جائے اور پھر شریعت اور اہل شریعت پر تنقید کرتے ہوئے نہیں شرماتے کہ دین میں گنجائش کیوں نہیں، حتیٰ کہ اپنے مذہب کو خیرباد کہہ کر غلط مذہب اختیار کرنے میں بھی

خدا کا خوف نہیں کرتے۔

"برادرم جناب مولانا محمد جاوید عثمان میمن صاحب" نے اس موضوع پر روشنی ڈالی اور اس اہم مسئلہ پر کتابچہ لکھا ہے جو "ایک مجلس کی تین طلاق" کے نام سے معنون ہے ماشاء اللہ انہوں نے محنت سے اس موضوع پر بعض غلط فہمیوں کا کافی و شافی جواب دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اُمت مسلمہ کے لئے نافع بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہ
وصحبہ اجمعین

لکتبہ
محمد عبد القادر
۱۵/۷/۱۴۲۱ھ
14-10-2000

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین، والصلوة والسلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین

جب کسی مسلمان مرد کا کسی مسلمان عورت کے ساتھ نکاح ہو جائے تو اس کے بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہنے اور نباہنے کی کوشش کرنی چاہئے اس لئے کہ میاں بیوی کا تعلق یہ زندگی بھر کا تعلق ہے، دم دم کا ساتھ ہے ایک ایک لمحہ کی رفاقت ہے اور نکاح زندگی بھر نباہنے کے لئے ہوتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو کئی طرح سے سمجھایا ہے اور نباہنے کا حکم دیا ہے، ایک حدیث میں ہے کوئی مؤمن مرد کسی مؤمن عورت سے بالکلیہ بغض نہ رکھے یعنی یہ نہ کرے کہ اس کو بالکلیہ "کنڈم" قرار دے اور یہ کہے کہ اس میں تو کوئی اچھائی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اس کی کوئی بات ناپسند ہے تو اس کی دوسری کوئی بات پسند بھی ہوگی۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸۰)

قرآن کریم میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا و یجعل اللّٰہ فیہ خیراً کثیراً﴾

"یعنی اگر تمہیں وہ عورتیں پسند نہیں جو تمہاری نکاح میں آگئیں، تو اگرچہ وہ تمہیں ناپسند ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بہت خیر رکھی ہو۔"

اس لئے حکم یہ ہے کہ اچھے وصف کی طرف نگاہ کرو اس سے تمہارے دل کو تسلی بھی ہوگی اور طلاق کا راستہ بھی بند ہوگا، کیونکہ طلاق دینا اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔

جب نباہنا اسلام کا مزاج ٹھہرا تو عورت کی جانب سے طلاق کا سوال اٹھانا سراسر غیر اسلامی فعل ہوگا۔

میاں بیوی کے آپس میں اگر نااتفاقی ہو جائے اور اختلافات شروع ہو جائیں تو اس موقع پر قرآنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے جہالت پر اتر آتے ہیں قرآن کریم نے صلح صفائی کے ذریعہ اختلافات ختم کرنے کا جو حکیمانہ نظام وضع کیا ہے اس کو چھوڑ کر فوراً انتہائی قدم اٹھا لیتے ہیں بس تین طلاق دے دی اور سمجھتے ہیں کہ غصہ ٹھنڈا کرنے کا یہی مؤثر نسخہ ہے اس کے بعد جب علم ہوتا ہے کہ اس سے بیوی حرام ہو چکی ہے اب بیوی کو اپنے پاس روکنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اب ہوش آتا ہے کہ کتنی بڑی غلطی کر بیٹھا پھر پریشانی کے عالم میں بھاگے بھاگے مفتیان کرام کے پاس آتے ہیں کہ جناب غصہ میں تین طلاقیں دے دی ہیں، بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کو کوئی سنبھالنے والا نہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی میں اتنی محبت ہے کہ ایک دوسرے کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے کوئی راستہ بتائیے اس کا کیا کفارہ ہے؟ مفتیان کرام اب فتویٰ دیتے ہیں کہ اب کوئی راستہ نہیں رہا آپ نے خود ہی اپنی جہالت سے تمام راستے ختم کر لئے اور تین طلاقیں دے دیں۔ اب لوگوں کے کہنے پر یہ شخص غیر مقلدین اور

ماڈرن قسم کے مولویوں اور مفتیوں کے پاس جا کر اپنا ایمان خراب کرتا ہے اور یہ غیر مقلدین جو غلط فتویٰ دے کر تین طلاقیں دینے والے کی مطلقہ بیوی (جو اس کے لئے قطعی حرام ہو جاتی ہے) کو پھر طلاق دینے والے کی طرف لوٹا کر ہمیشہ کے لئے اس فعل حرام کے مرتکب ہونے کا موقع فراہم کر کے طلاق دینے والے مردوں اور مطلقہ بیویوں پر ظلم عظیم کرتے ہیں یاد رکھئے کہ اس فعل حرام کا وبال (جس کا کہ یہ غیر مقلدین اور ماڈرن (جدت پسند) مولوی باعث بنتے ہیں) ان پر بھی اتنا ہی ہوتا ہے جتنا فاعلین پر بلکہ فاعلین کے فعل حرام سے وجود میں آنے والی نسل حرام اور پھر نسل در نسل اس تمام سلسلے کا وبال بھی ان غیر مقلدین مفتیوں پر ہی ہوتا ہے کیوں کہ انہوں نے ہی منسوخ حدیث سے استدلال کر کے اور دوسری احادیث کا مفہوم غلط سمجھ کر اُمت میں حرام کاری کا دروازہ کھولا اور خود اس کے تمام ذمہ دار ٹھہرے۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

جاننا چاہیئے کہ موجودہ دور فتنہ و فساد کا دور ہے، کفر و الحاد بے دینی کی ہوش ربا آندھیاں چل رہی ہیں۔ بد مذہبی، لادینی نئی نئی صورتوں میں نمودار ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کو ایمان سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔ وہ شخص ہی اس وقت ایمان سنبھال سکتا ہے جو کسی مقبول بارگاہ بندے کے دامن سے وابستہ ہو۔ دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک خطرناک فتنہ غیر مقلدیت (نام نہاد اہل حدیثوں) کا ہے۔ غیر مقلدوں کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے مخالف کی بیان کردہ حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں، انہیں صرف ضعیف کا سبق یاد ہے ان کے اس ضعیف ضعیف کی رٹ لگانے نے آج مسلمانوں میں "منکرین حدیث" پیدا کر دیئے، جو کہنے لگے کہ کسی حدیث کا اعتبار نہیں۔ سب ضعیف ہی ہیں صرف قرآن کو مانو۔ نیز مقام تعجب یہ ہے کہ غیر مقلدین اپنے آپ کو اہلحدیث تو کہتے ہیں مگر حقیقت میں یہ منکرین حدیث کی فوٹو اسٹیٹ ہے۔ غیر مقلدین نے ۱۸۸۸ء میں

اپنے لئے انگریز سے اہلحدیث کا نام الاٹ کرایا تھا۔

(رسالہ اشاعت السنہ، جنگ آزادی ص ۶۶)

بچوگے تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی، تو ڈوبوگے سارے

مگر ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف کی بنا پر آج یہ مسئلہ ایک "اختلافی" و نزاعی مسئلہ بن گیا ہے۔ اگر یہ دونوں حضرات اپنے دور میں جمہور امت سے اختلاف نہ کرتے تو آج کسی کو اس متفقہ مسلک کے خلاف لب کشائی کی جرأت ہی نہ ہوتی۔

علامہ ابن قیمؒ کو خاص اس طلاق کے مسئلہ پر حکومت وقت نے اونٹ پر بٹھا کر درے مار مار کر شہر میں گشت کرا کے سخت توہین کے بعد سزائے قید بھی دی تھی کیونکہ اس وقت تک تین طلاق کو ایک قرار دے کر شوہر کے لئے مطلقہ بیوی کو حلال قرار دینا نہ صرف جمہور اکابرین ائمہ اہلسنّت والجماعت کے خلاف تھا بلکہ یہ شیعوں کا شعار بھی تھا۔

اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں حضرات بہت بڑے امام اور مجدد تھے۔ مگر اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ان کی ہر رائے اور ہر فیصلہ کو آنکھ بند کر کے قبول کر لیا جائے۔ کیونکہ کوئی بھی بات محض دلائل کی قوت کی بنا پر تسلیم کی جاسکتی ہے، نہ کہ کسی کی شخصیت کی بنا پر، اور یہ ایک ایسا اصول ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ظاہر ہے کہ ہر امام اور مجتہد غلطی کر سکتا ہے اور غلطی سے پاک صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات بابرکات ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا شرعی مسائل میں شخصیت پرستی کے بجائے دلائل کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ورنہ سررشتۂ حیات گم ہو جائے گا۔ ؎

مکافات عمل سے گر یہ غافل ہیں تو بیشک ہوں
ہمارا کام ہے، نیک اور بد کا ان کو سمجھانا

احقر اس رسالہ کا نام "ایک مجلس کی تین طلاق" رکھتا ہے، آخر میں تمام قارئین، ناشرین، قائمین و معاونین سے خلوص دل سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو پڑھتے ہوئے اپنی مقبول دعاؤں میں احقر کو ضرور یاد رکھیں، یہ محض آستانہ شفیق الامت حضرت اقدس عارف باللہ سیدی و مرشدی و محبوبی حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم اور قلم کی کرامت اور قلب مبارکہ کی تاثیر اور فیض عام کے برکات ہیں جس سے احقر نا آشنا تھا۔ چشم بصیرت کی ایک ادنیٰ جھلک حاصل ہونے کے بعد دل و زبان بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ سب کچھ میرے آقا سیدنا و مولانا شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں میں بیٹھنے کی برکتیں ہیں جس کے سبب آج احقر کی یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کا ثواب میرے محبوب شیخ شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچائے۔ (آمین ثم آمین)

وباللہ التوفیق
خاک زیر نعلین شفیق الامت
عاصی و خاطی محمد جاوید عثمان میمن عفی عنہ
۱۵/ شعبان ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱ء

گذارش:۔ اس کتاب کو حفاظت سے رکھیں ضائع نہ کریں
اگر ضرورت پوری ہو جائے تو کسی دوسرے شخص کو دے دیں۔

تصانیف

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

- ۱ بہشتی ثمر مکمل (ترتیب جدید)
- ۲ خلاصہ شریعت وتصوف (انگریزی)
- ۳ ذکر مسیح الامت
- ۴ مؤمن کے لیل ونہار
- ۵ افادات فاروقی
- ۶ ہماری نماز
- ۷ نظام اعتکاف
- ۸ نظام عرفات
- ۹ نظام زیارت
- ۱۰ رہنمائے حجاج
- ۱۱ مواعظ اربعہ
- ۱۲ طمانیت نفس
- ۱۳ مقبول دعوات
- ۱۴ معمولات نافعہ
- ۱۵ مجلس ذکر
- ۱۶ مسلم کامل
- ۱۷ بدن صابر
- ۱۸ استغفار اللہ کو پسند ہے
- ۱۹ تواضع ام المحاسن ہے
- ۲۰ دار العلوم زکریا کے طلبہ سے گفتگو
- ۲۱ سہ ماہی مجلہ "مسیح الامت انٹرنیشنل"

ملنے کا پتہ

مکتبہ النور پوسٹ بوکس : ۱۳۰۱۲- کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک مجلس کی تین طلاق

قرآن کریم کا حکم

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان﴾

(البقرہ آیت - ۲۲۹)

"وہ طلاق دو مرتبہ (کی) ہے پھر خواہ رکھ لینا قاعدے کے موافق خواہ چھوڑ دینا خوش عنوانی کے ساتھ۔" (بیان القرآن)

گویا دو طلاقوں کے بعد مرد کو اختیار ہے۔ اگر وہ اس کو پھر اپنی بیوی بنانا چاہتا ہے تو معروف طریقہ سے روک لے۔ مثلاً طلاق رجعی ہے اور عدت باقی ہے تو رجوع کرلے اور اگر طلاق رجعی کی عدت ختم ہوگئی۔ یا طلاق بائن ہے تو عورت کی رضا مندی سے دوبارہ اس سے نکاح کرلے اور اگر یہ نہ چاہے تو اس کو جانے دے۔ لیکن اگر مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره﴾

(البقرہ آیت - ۲۳۰)

"پھر اگر کوئی (تیسری) طلاق دے دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے

حلال نہ رہے گی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ (عدت کے بعد) نکاح کرے۔" (بیان القرآن)

اس لئے "ائمہ اربعہ" چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ تین طلاقیں جس طرح بھی دی جائیں وہ واقع ہو جاتی ہیں۔ اب جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے پھر وہ طلاق دے تو اس کی عدت گذار کر یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

لیکن غوث پاک پیران پیر حضرت اقدس شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہودی مذہب میں تین طلاق کے بعد بھی بیوی سے رجوع کا حق ہے۔ یہود سے یہ مسئلہ روافض (شیعہ) نے لے لیا۔ (غنیۃ الطالبین)

نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدوں نے ایک نئی تقسیم کرلی کہ اگر خاوند تین پاکیوں کے زمانے میں تین طلاقیں دے، پھر تو حلالہ شرعی کے بغیر عورت پہلے خاوند کے پاس نہیں آسکتی لیکن اگر تین طلاقیں ایک مجلس میں دے تو وہ ایک طلاق گنی جائے گی، اور خاوند کو رجوع کا حق ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ امام الانبیاء سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مگر مرزائیوں یعنی قادیانی نے ایک تقسیم کرلی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد شریعت والا نبی تو نہیں آسکتا البتہ غیر تشریعی نبی آسکتا ہے اسی طرح غیر مقلدین نے تین طلاق کے مسئلہ میں تقسیم کرلی کہ بعض قسم کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں۔ اور بعض قسم کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ یہودیوں کے ہاں طلاق کی کوئی تحدید نہیں جتنی طلاقیں چاہے خاوند دیتا رہے اور رجوع کرتا رہے، نہ بیچاری عورت کو بسائے نہ آزاد کرے غیر مقلدین مسئلہ طلاق میں یہودیوں اور رافضیوں (شیعہ) سے متفق ہیں۔

پہنا تو ہے نظام کہن نے لباس تو
مذہب کے نام پر یہ حادثہ ہوا تو ہے

طلاق کے معنی

لغت میں طلاق کے معنی ہیں: "کھولنا، چھوڑنا" لیکن اصطلاح شریعت میں: "مرد کا عورت کو نکاح سے عائد ہونے والی پابندیوں سے آزاد کر دینا طلاق کہلاتا ہے۔"

طلاق کی قسمیں

یہ بات جاننی چاہئے کہ وقت و محل کے اعتبار سے نفس طلاق کی تین قسمیں ہیں (۱) احسن (۲) حسن، (حسن کو سنی بھی کہتے ہیں) (۳) بدعی۔

(۱) طلاق احسن

طلاق احسن کی صورت یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی پاکی کی حالت میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے (یعنی پھر نہ تو اس کو اور طلاق دے اور نہ اس سے جماع کرے) یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ طلاق کی یہ پہلی قسم سب سے بہتر ہے۔

(۲) طلاق حسن

طلاق حسن کی یہ صورت ہے کہ ایک طلاق رجعی پاکی کی حالت میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو بشرطیکہ عورت مدخول بہا ہو اور اگر عورت غیر مدخول بہا ہو تو اس کے لئے ایک طلاق حسن ہے نیز اس کو حیض کی حالت میں بھی طلاق دی جاسکتی ہے اور آئسہ، صغیرہ اور حاملہ عورتوں کے لئے طلاق حسن یہ ہے کہ ان کو (تین مہینہ تک) ہر ماہ میں ایک طلاق دی جائے نیز ان عورتوں کو جماع کے بعد بھی طلاق دینا جائز ہے۔ طلاق کی یہ دوسری قسم بھی بہتر ہے۔

③ طلاق بدعی

طلاق بدعی کی صورت یہ ہے کہ مدخول بہا کو پاکی کی حالت میں ایک ہی دفعہ میں تین طلاقیں دیدے یا ایسی دو طلاقیں دے جس میں رجعت کی گنجائش نہ ہو یا اس کو اس پاکی کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع کر چکا ہو اس طرح اگر کسی شخص نے حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ بھی طلاق بدعی کے حکم میں ہے اور اگر وہ عورت کہ جس کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے مدخول بہا ہو تو صحیح تر روایت کے مطابق اس سے رجوع کرنا واجب ہے جبکہ بعض اہل علم نے رجوع کرنے کو مستحب کہا ہے، پھر جب وہ پاک ہو جائے اور اس کے بعد دوسرا حیض آئے اور پھر اس سے بھی پاک ہو جائے تب اگر طلاق دینا ہی ضروری ہو تو اس دوسری پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے۔ طلاق کی یہ تیسری قسم شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ ہے گو طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔

وقوع کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① رجعی ② بائن۔

① طلاق رجعی

طلاق رجعی کی صورت تو یہ ہے کہ طلاق دینے والا ایک بار یا دو صریح الفاظ میں یوں کہے کہ انت طالق یا طلقتک یا اردو میں یوں کہے "تجھ پر طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی" اس طرح طلاق دینے سے طلاق دینے والا ایام عدت میں بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے یعنی اگر وہ یوں کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا یا اس کو ہاتھ لگائے یا مساس کرے اور یا اس سے جماع کرے تو اس سے رجوع ہو جاتا ہے جدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

② طلاق بائن

طلاق بائن کی صورت یہ ہے کہ طلاق کے الفاظ کے ذریعے طلاق دی جائے جو اگرچہ صراحۃً طلاق کے لئے استعمال نہ ہوتے ہوں مگر کنایۃً وہ طلاق کا مفہوم بھی ادا کرتے ہوں علاوہ ان تین الفاظ کنایات کے جن کو حضرات فقہاء کرام رحمہ اللہ نے صریح طلاق کے لئے تسلیم کرلیا ہے، طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے تجدید نکاح کے بغیر اس عورت کو بیوی بنا کر رکھنا حرام ہے۔

حکم اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① مغلّظہ ② مخففہ۔

① طلاق مغلّظہ

طلاق مغلّظہ کی صورت یہ ہے کہ یکبارگی تین طلاقیں دی جائیں (مثلاً یوں کہے کہ میں نے تین طلاق دی) یا الگ الگ تین طلاقیں دی جائیں (مثلاً یوں کہے کہ میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی) اس طلاق کے بعد طلاق دینے والا اس عورت کو دوبارہ اپنے نکاح میں بغیر حلالہ نہیں لا سکتا حلالہ کی صورت یہ ہے کہ وہ عورت عدت گذارنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلے اور دوسرا مرد اس سے جماع کر کے اس کو طلاق دے دے، اور پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو پہلا شوہر اس سے نکاح کرلے۔

② طلاق مخففہ

طلاق مخففہ کی صورت یہ ہے کہ یک بارگی یا الگ الگ دو طلاقیں یا ایک طلاق دے پھر اگر یہ دو طلاقیں یا ایک طلاق الفاظ صریح کے ساتھ ہو تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر الفاظ کنایہ کے ساتھ ہو تو تجدید نکاح

کے بعد اس کو اپنی بیوی بنا سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔

ایک مجلس کی تین طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے خواہ الگ الگ نشست میں دے یا بیک وقت، خواہ گواہوں کے سامنے دے یا تنہائی میں دے ہر صورت میں اس مرد کو اپنی بیوی مطلقہ سے بغیر حلالہ کے نکاح کرنا اور اس کو اپنی بیوی سمجھنا اور جماع کرنا قطعاً حرام اور زنا ہے اور ایسا شخص عند اللہ بڑا فاسق اور ظالم ہے اور جو لوگ خلاف نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے غلط فتویٰ دیتے ہیں وہ حضرات اس بد فعل کے معاون ہوتے ہیں اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس عورت کو اس سے علیحدہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے والا اور اس کے معاونین جو اس نکاح میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح پڑھایا وہ گناہ گار ہوئے۔ سب توبہ کریں اور آئندہ ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں۔

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دے وہ تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جمہور صحابہ کرام ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کا اجماعی مذہب ہے۔ جب یہ اجماعی مسئلہ ہے۔ اب اس کے خلاف کرنا گمراہی اور ضلالت ہے۔ پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ ومن بعدہم کے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

① ایک یہ کہ بیوی ماہواری سے پاک ہو تو اس سے جنسی تعلق قائم کئے بغیر ایک "رجعی طلاق" دے اور پھر اس سے رجوع نہ کرے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے۔ اس صورت میں عدت کے اندر اندر رجوع کرنے کی گنجائش ہوگی۔ اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکے گا۔ یہ طریقہ سب سے بہتر ہے۔

② دوسرا طریقہ یہ کہ الگ الگ تین طہروں میں تین طلاقیں دے۔ یہ صورت زیادہ بہتر نہیں، اور بغیر شرعی حلالہ کے آئندہ نکاح نہیں ہو سکے گا۔

③ تیسری صورت "طلاق بدعت" کی ہے جس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بیوی کو ماہواری کی حالت میں طلاق دے یا ایسے زمانے میں طلاق دے جس میں صحبت کر چکا ہو۔ یا ایک ہی لفظ سے یا ایک ہی مجلس میں یا ایک ہی زمانے میں تین طلاقیں دے ڈالے۔ یہ "طلاق بدعت" کہلاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس طریقہ سے طلاق دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ مگر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ایک دی تو ایک واقع ہوئی۔ اگر دو طلاقیں دیں تو دو واقع ہوئیں اور اگر تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہوگئیں خواہ ایک لفظ میں دی ہوں یا ایک مجلس میں یا ایک زمانے میں دیں یا الگ الگ الفاظ میں الگ الگ نشست میں دیں۔

مولانا عبد الحئی فرنگی محلی لکھنوی کا فتویٰ

سوال: زید نے اپنی بیوی کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، اس تین مرتبہ کہنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر حنفی مذہب میں طلاق واقع ہو، اور مثلاً شافعی مذہب میں واقع نہ ہو تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت میں عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہوگئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہوگا، مگر بوقت ضرورت اس عورت کا علیحدہ ہونا اس سے دشوار ہو، اور احتمال مفاسد زائد کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا، نظیر اس کی جواز نکاح زوجہ مفقود وعدۃ ممتدۃ الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورۃ قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں۔ (مجموعہ فتاویٰ ج ۲ ص ۶۸)

مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی لکھنوی کے فتویٰ کی تشریح

حضرت مولانا عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک بغیر حلالہ کے نکاح شوہر اول کا اس عورت مطلقہ کے ساتھ نہیں ہو سکتا، اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نقل نہیں کہ فلاں امام کے نزدیک حلالہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مفقود الخبر کی بیوی کا مسئلہ اور ممتدۃ الطہر کا مسئلہ لکھا ہے، سو ان دونوں مسئلوں میں حضرات فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کر لیا جائے، مگر مطلقہ ثلاثہ میں حلالہ کی ضرورت نہ ہو کسی امام کا مذہب حضرت مولانا عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ کس کا مذہب ہے اور کس کی تقلید کی جائے، اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے حلالہ ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے، اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے اور اجماع کے بعد کوئی مخالف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے بالاتفاق حکم وقوع تین طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت خارج عن المذہب جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماع سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریح گمراہی پر ہے۔

غیر مقلدوں کا فتویٰ

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ تین طلاق مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہٰذا رجوع کر سکتا ہے چنانچہ "مسلم شریف" میں یہ روایت موجود ہے:

﴿عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال کان الطلاق علی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ طلاق الثلث واحدۃ﴾

"حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ طلاق رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی دو سال تک ایسا ہوتا تھا کہ جب کوئی ایک مجلس میں تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کر دیا ہے طلاق کے معاملے میں اور جو ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا (یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک مجلس میں تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔"

(مسلم شریف کتاب الطلاق ج ۱ ص ۹۲)

حررہ عبدالرحمٰن، مدرس مدرسہ مطلع العلوم

غیر مقلدوں کے فتویٰ کا جواب

یہ فتویٰ بالکل غلط اور آیت قرآنیہ احادیث صحیحہ جمہور صحابہ کرام اور جمہور ائمہ اسلام کے اجماع و مذہب کے خلاف ہے۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی اب بغیر حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ﴾

(پارہ ۲ سورۃ بقرہ رکوع ۱۳)

"پھر اگر کوئی طلاق دیدے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے حلال نہ رہے

گی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ نکاح کرے۔" (بیان القرآن)

مذکورہ واقعہ میں اگرچہ اُمّت کے لئے عمل کی راہ باجماع صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر ہوگئی تین طلاقیں بیک وقت دینا اگرچہ غیر مستحسن اور رسول پاک ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے، مگر اس کے باوجود جس نے اس غلطی کا ارتکاب کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہوجائے گی، اور بغیر دوسرے شخص سے نکاح وطلاق کے اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔

لیکن علمی اور نظری طور پر یہاں دو اشکال پیدا ہوتے ہیں:

پہلا اشکال:

اول اشکال تو یہ کہ سابقہ تحریر میں متعدد روایات حدیث کے حوالے سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تین طلاق بیک وقت دینے والے پر رسول پاک ﷺ نے بھی تین طلاق کو نافذ فرمایا ہے، اس کو رجعت یا نکاح جدید کی اجازت نہیں دی، پھر اس واقعہ میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس کلام کا کیا مطلب ہوگا کہ رسول پاک ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اور دو سال تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے اندر تین طلاق کو ایک ہی مانا جاتا تھا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین طلاق کا فیصلہ فرمایا۔

دوسرا اشکال:

دوسرا اشکال یہ ہے کہ اگر واقعہ اسی طرح تسلیم کرلیا جائے کہ رسول پاک ﷺ کے زمانے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تین طلاق

کو ایک مانا جاتا تھا، تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فیصلہ کو کیسے بدل دیا، اور بالفرض ان سے کوئی غلطی بھی ہوگئی تھی تو تمام حضرات صحابہ کرام ؓ نے اس کو کیسے تسلیم کرلیا؟

جواب: حضرات فقہاکرام ومحدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب صاف اور بے تکلف دیا ہے فرماتے ہیں کہ!

حضرت امیرالمؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان اور اس پر حضرات صحابہ کرام ؓ کا اجماع طلاق ثلاث کی ایک خاص صورت کے متعلق قرار دیا جائے وہ یہ کہ کوئی شخص تین بار یہ کہے کہ تجھ کو طلاق، تجھ کو طلاق، تجھ کو طلاق یا یوں کہے کہ میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی۔

یہ صورت ایسی ہے کہ اس کے معنی میں دو احتمال ہوتے ہیں، ایک یہ کہ کہنے والے نے تین طلاق دینے کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہوں، دوسرے یہ کہ تین بار محض تاکید کے لئے مکرر کہا ہو، تین طلاق کی نیت نہ ہو، اور یہ ظاہر ہے کہ نیت کا علم کہنے والے ہی کے اقرار سے ہوسکتا ہے، رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں صدق ودیانت عام اور غالب تھی، اگر ایسے الفاظ کہنے کے بعد کسی نے یہ بیان کیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، بلکہ محض تاکید کے لئے یہ الفاظ مکرر بولے تھے تو رسول پاک ﷺ اس کے حلفی بیان کی تصدیق فرمادیتے اور اس کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے۔

اس کی تصدیق حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو لفظ البتۃ کے ساتھ طلاق دے دی تھی، یہ لفظ عربی کے عرف عام میں تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا، مگر تین اس کا مفہوم صریح نہیں تھا،

اور حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری نیت تو اس لفظ سے تین طلاق کی نہیں تھی بلکہ ایک طلاق دینے کا قصد تھا، رسول پاک ﷺ نے ان کو قسم دی انہوں نے اس پر حلف کرلیا، تو رسول پاک ﷺ نے ایک ہی طلاق قرار دے دی۔

یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی شریف میں مختلف سندوں اور مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے، بعض الفاظ میں یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھیں مگر ابوداؤد شریف نے ترجیح اس کو دی ہے کہ دراصل حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ البتۃ سے طلاق دی تھی، یہ لفظ چونکہ عام طور پر تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا اس لئے کسی راوی نے اس کو تین طلاق سے تعبیر کردیا ہے۔

بہرحال اس حدیث سے یہ بات باتفاق ثابت ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طلاق کو رسول پاک ﷺ نے ایک اس وقت قرار دیا جب کہ انہوں نے حلف کے ساتھ بیان دیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، اس سے بھی یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے تین طلاق کے الفاظ صریح اور صاف نہیں کہے تھے ورنہ پھر تین کی نیت نہ کرنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہتا، نہ ان سے سوال کی کوئی ضرورت رہتی۔

اس واقعہ نے یہ بات واضح کردی کہ جن الفاظ میں یہ احتمال ہو کہ تین کی نیت کی ہے یا ایک ہی کی تاکید کی ہے ان میں رسول پاک ﷺ نے حلفیہ بیان پر ایک قرار دے دیا، کیونکہ زمانہ سچائی و دیانت کا تھا، اس کا احتمال بہت بعید تھا کہ کوئی شخص جھوٹی قسم کھالے۔ امیرالمؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے مبارک میں اور حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی زمانے میں دو سال تک یہ ہی طریقہ جاری رہا، پھر حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ مبارک میں یہ محسوس کیا کہ اب سچائی و دیانت کا معیار گھٹ رہا ہے اور آئندہ حدیث کی پیشن گوئی کے مطابق اور گھٹ جائے گا، دوسری طرف ایسے واقعات کی کثرت ہوگئی کہ تین

مرتبہ الفاظ طلاق کہنے والے اپنی نیت صرف ایک طلاق کی بیان کرنے لگے تو یہ محسوس کیا گیا کہ اگر آئندہ اسی طرح طلاق دینے والے کے بیان نیت کی تصدیق کرکے ایک طلاق قرار دی جاتی رہی تو بعید نہیں کہ لوگ شریعت اسلامیہ کی دی ہوئی اس سہولت کو بے جا استعمال کرنے لگیں، اور بیوی کو واپس لینے کے لئے جھوٹ کہہ دیں کہ نیت ایک ہی کی تھی حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فراست اور انتظام دین میں دور بینی کو سبھی حضرات صحابہ کرام ؓ نے درست سمجھ کر اتفاق کیا، یہ حضرات صحابہ کرام ؓ رسول پاک ﷺ کے مزاج شناس تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ اگر ہمارے اس دور میں رسول پاک ﷺ موجود ہوتے تو یقیناً وہ بھی اب دلوں کی مخفی نیت اور صاحب معاملہ کے بیان پر مدار رکھ کر فیصلہ نہ فرماتے، اس لئے قانون یہ بنادیا کہ اب جو شخص تین بار لفظ طلاق کا تکرار کرے گا، اس کی تین ہی طلاقیں قرار دی جائیں گی، اس کی یہ بات نہ سنی جائے گی کہ اس نے نیت صرف ایک طلاق کی تھی۔

امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ الصدر واقعہ میں جو الفاظ منقول ہیں وہ بھی اسی مضمون کی شہادت دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ!

﴿ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لهم فیه اناة فلو امضینا علیهم﴾

”لوگ جلدی کرنے لگے ہیں ایک ایسے معاملہ میں جس میں ان کے لئے مہلت تھی، تو مناسب رہے گا کہ ہم اس کو ان پر نافذ کردیں۔“

امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان اور اس پر حضرات صحابہ کرام ؓ کے اجماع کی یہ وجہ جو بیان کی گئی ہے اس کی تصدیق روایات حدیث سے بھی ہوتی ہے، اور اس سے ان دونوں اشکال کا خود بخود حل نکل آتا ہے روایات حدیث میں رسول پاک ﷺ سے تین طلاق کو تین ہی قرار دے کر نافذ کرنا

متعدد واقعات سے ثابت ہے تو حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمانا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں تین کو ایک ہی مانا جاتا تھا کیونکہ معلوم ہوا کہ ایسی طلاق جو تین کے لفظ سے دی گئی یا تکرار طلاق تین کی نیت سے کیا گیا اس میں عہد رسالت میں بھی تین ہی قرار دی جاتی تھیں، ایک قرار دینے کا تعلّق ایسی طلاق سے ہے جس میں تین کی تصریح نہ ہو یا تین طلاق کا اقرار نہ ہو، بلکہ تین بطور تاکید کے کہنے کا دعویٰ ہو۔

اب یہ اشکال بھی ختم ہو جاتا ہے کہ جب رسول پاک ﷺ نے تین کو ایک قرار دیا تھا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مخالفت کیوں کی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے اتفاق کیسے کر لیا کیونکہ اس صورت میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی دی ہوئی سہولت کے بے جا استعمال سے روکا ہے، معاذاللہ! رسول پاک ﷺ کے کسی فیصلہ کے خلاف کا یہاں کوئی شائبہ نہیں۔

اس طرح تمام اشکالات رفع ہو گئے۔ الحمد للہ! اس جگہ مسئلہ تین طلاق کی مکمل بحث اور اس کی تفصیلات کا احاطہ مقصود نہیں، وہ شروح حدیث میں بہت مفصّل ہے، اور بہت سے علماء نے اس کو مفصل رسالوں میں بھی واضح کر دیا ہے۔

سمجھنے کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔ (واللہ الموفق والمعین)

① پہلی حدیث:

﴿قال سمعت محمود بن لبید قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقال غضبانا ثم قال ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظہر کم حتی قام رجل وقال یا رسول اللہ الا اقتلہ﴾

”حضرت سیدنا محمود لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول پاک ﷺ کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق بیک وقت یہ سن کر رسول پاک ﷺ کھڑے ہو گئے اور غصے میں فرمانے لگے کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اس کو قتل کر ڈالوں۔“ (سنن نسائی شریف کتاب الطلاق ج ۲ ص ۶۹)

② دوسری حدیث

﴿عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رکانہ رضی اللہ تعالی عنہ عن ابیہ عن جدہ انہ طلق امراتہ البتۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اردت قال واحدۃ قال اللہ ما اردت﴾

”حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو رسول پاک ﷺ کے پاس آیا آپ نے سوال کیا قصہ کیا تھا؟ بولا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم بولا اللہ تعالیٰ کی قسم آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق پڑی۔“ (ابوداؤد شریف کتاب الطلاق ج ۲ ص ۱۸۱)

③ تیسری حدیث

﴿ان سہل بن سعد الساعدی ان عویمرا العجلانی جاء الی عاصم بن عدی الانصاری فقال لہ یاعاصم ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلاً ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل؟ سل لی یا عاصم

عن ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسال عاصم عن ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المسائل وعابها حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما رجع عاصم الی اهله جاء عویمر فقال یا عاصم ماذا قال لک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال عاصم لم تاتنی مخیرقد کرہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المسئلة التی سالته عنها قال عویمر واللّٰہ لا انتهی حتی اساله عنها فاقبل عویمر حتنی انی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وسط الناس فقال یارسول اللّٰہ ارایت رجلاً وجد مع امراته رجلاً ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد انزل اللّٰہ فیک وفی صاحبتک فات بها قال سهد فتلا عنا وانا مع الناس عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما فرغا قال عویمر کذبت علیها یارسول اللّٰہ ان امسکتها فطلقها ثلاثا قبل ان یا مرہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ابن شهاب فکانت تلک سنة المتلاعنین ﴾

"حضرت سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ عویمر العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کر دو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ رسول پاک ﷺ سے پوچھ دیجئے۔ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول پاک ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو

رسول پاک ﷺ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کے کلمات کا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب واپس اپنے گھر آئے تو حضرت عویمر العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر ان سے پوچھا کہ بتایئے۔ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی (کہ اس طرح کا سوال آپ ﷺ سے کرایا) جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، حضرت عویمر العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آپ ﷺ سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤ گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف رکھتے تھے حضرت عویمر العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، آپ ﷺ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سیدنا سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہو گا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہ ہی طریقہ

جاری ہو گیا۔"

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۲۴ کتاب النکاح، سنن نسائی کتاب الطلاق ج ۲ ص ۴۶۹)

④ چوتھی حدیث

﴿عن عائشة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت جائت امراة رفاعة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالت کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبدالرحمٰن ابن الزبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنه وانما معه مثل هدبة الثوب فتبسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وقال اتریدن ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک قالت و ابوبکر عنده و خالد ابن سعید بالباب ینتظر ان یوزن له فنادی یا ابابکر لا تسمع هذه ماتجهر به عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم﴾

"حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدنا رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں، تب میں نے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے) سو رسول پاک ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی جب تک تو اس کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیرالمؤمنین

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آجاؤں! سو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اے ابوبکر! آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔" (مسلم شریف کتاب النکاح ج ۴ ص ۵۲، ۵۳، ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۵۱، ترمذی شریف کتاب النکاح ج ۱ ص ۴۱۲، بخاری شریف کتاب النکاح ج ۳ ص ۱۲۵)

⑤ پانچویں حدیث

﴿عن فاطمة بنت قیس رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت طلقنی زوجی ثلاثًا فاردت النقلة فانیت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال انتقلی الی ابن عمک عمر و ابن ام مکتوم فاعتدی عنده﴾

"حضرت فاطمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے آنا چاہا، اور رسول پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ۔" (مسلم شریف کتاب الطلاق ج ۴ ص ۱۱۵، ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۵، ترمذی شریف کتاب الطلاق ج ۱ ص ۴۳۲)

⑥ چھٹی حدیث

﴿عن مالک انهٗ بلغهٗ ان رجلاً جآء الٰی عبداللّٰہ بن مسعود فقال

انی طلقت امراتی بماتی تطلیقات فقال ابن مسعود فماذا قیل لک قال قیل لی انها قد بانت منی فقال ابن مسعود صدقوا من طلق کما امره الله فقد بین الله له ومن لبس علےٰ نفسه لبسًا جعلنا لبسهٗ به لا تلبسو علٰی انفسکم و نتحملهٗ عنکم هو کما یقولون﴾

"ایک شخص حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو دوسو طلاق دیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوگوں نے تجھ سے کیا کہا وہ بولا مجھ سے یہ کہا کہ عورت تیری تجھ سے بائن ہوگئی ابن مسعود نے کہا سچ ہے جو شخص طلاق دے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق تو اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بیان کردی اور جو گڑبڑ کرے گا اس کی بلا اس کے سر لگادیں گے۔ مت گڑبڑ کرو تاکہ ہم کو مصیبت اٹھانا پڑے۔ وہ لوگ سچ کہتے ہیں عورت تیری تجھ سے جدا ہوگی۔" (موطا امام مالکؒ ص۴۵۷)

⑦ ساتویں حدیث

﴿عن ابن شهاب ان مراون بن الحکم کان یقضی فی الذین یطلق امرانه البتة انها ثلاث یطلیقات﴾

"حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان طلاق بتہ میں تین طلاق کا حکم کرتا تھا۔" (موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ص۴۵۷)

⑧ آٹھویں حدیث

﴿عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها ان رجلاً طلق امراتهٗ ثلاثًا

فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی الله علیه وسلم اتحل للاول؟ قال لا حتی یزوق عسیلتها کما ذاق الاول﴾

"حضرت سیدۃ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کرلی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) انہیں طلاق دے دی، رسول پاک ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کرلیں) رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے شوہر نے مزہ چکھا ہے۔"

(بخاری شریف ج ۳ کتاب الطلاق ص۱۲۵)

⑨ نویں حدیث

﴿عن عائشة قالت طلق رجل امراتهٗ فتزوجت زوجًا غیرهٗ فطلقها وکانت معهٗ مثل الهدبة فلم تصل منه الی شئ تریدهٗ ولم یلبث ان طلقها فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یارسول الله ان زوجی طلقنی وانی تزوجت زوجًا غیرهٗ فدخل بی ولم یکن معهٗ الا مثل الهدبة فلم یقربنی الا هنةً واحدةً لم یصل منی الی شی فاحل لزوجی الاول فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحلین لزوجک الاول حتٰی یذوق الاخر عسیلتک و تذوقی عسیلتهٗ﴾

"حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) چنانچہ ان دوسرے شوہر سے یہ جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے طاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہائی میں آئے لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا۔ تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے (کہ میں دوبارہ ان سے نکاح کرلوں) رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تم پر اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔"

(بخاری شریف کتاب الطلاق ج ۳ ص ۱۲)

⑩ دسویں حدیث

﴿عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی الرجل تکون له المراة فیطلقها فیتزوجها رجل فیطلقها قبل ان یدخل بها اترجع الی الاول قال لا حتی یذوق العسیلة﴾

"حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مسئلہ میں اگر مرد کی ایک بیوی ہو

جس کو وہ طلاق دے دے (یعنی تین طلاق) پھر اس عورت سے ایک دوسرا مرد نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے اس کو طلاق دے دے تو ہو پہلے شوہر کے پاس پھر جاسکتی ہے فرمایا ہرگز نہیں پھر جاسکتی جب تک دوسرے شوہر کا مزانہ چکھے۔" (ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۲)

صحیح بخاری شریف و مسلم شریف میں مروی ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدنا رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں، تب میں نے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے) سو رسول پاک ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ قرظی کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کبھی نہیں ہوسکتی جب تک تو اس کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آجاؤں! سو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اے ابوبکر! آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔

حدیث پاک میں بھی صراحت موجود ہے، اس طرح کی صریح حدیثوں کے بعد کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

اصل یہ ہے کہ تین دفعہ مطلقاً یہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہوگی یا ایک، حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس صورت میں امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک ایک مراد کی جاتی تھی، یہ سمجھ کر کہ تاکید کے لئے تین بار کہا ہے، مگر خلافت عمر میں عموماً از سرنو متعدد طلاق ہی مراد ہونے لگی تھی، اس لئے اس ایک طلاق کی صورت میں اسے تین طلاق قرار دیدیا اس روایت کا یہ مطلب ہے کیونکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ بھی تین طلاق کا ہی ہے۔

امام دارالہجرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ "موطا امام مالک" میں روایت کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں قبل جماع کے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا پھر گیا مسئلہ پوچھنے میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ پوچھا دونوں حضرات نے فرمایا کہ تجھ کو نکاح کرنا اس عورت سے درست نہیں جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اور وہ اس سے جماع نہ کرلے، وہ شخص بولا میری ایک طلاق سے وہ عورت بائن ہوگئی حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تونے تو اپنے ہاتھوں سے خود اختیار کھو دیا (یعنی ایک طلاق کافی تھی) تین طلاق بے فائدہ دی اب جب دے دی تو کیا ہوسکتا ہے بدوں حلالہ کے درست نہیں مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ کے حلال کرنا گویا قرآن کریم کا مقابلہ کرنا ہے کہ قرآن کریم میں تین طلاق کے بعد صاف حکم ہے خواہ تین طلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے پس معلوم ہوا کہ غیر مقلدوں کا یہ فتویٰ جواز نکاح کا بلا حلالہ کے صورت مذکورہ میں دینا عین ضلالت اور گمراہی ہے۔ اس فتویٰ دینے والے غیر مقلدین خارج عن المذہب کے فتویٰ کو ہرگز اہلسنت و الجماعت مقلدین ائمہ اربعہ کو نہ ماننا چاہئے۔

اب حضرات صحابہ کرام و فقہاء عظام اور محدثین کی عبارات پر بھی نظر ڈال لیجئے تاکہ مسئلہ واضح طور پر سامنے آجائے۔

امیرالمؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

"کہ جو کوئی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیدے تو وہ بائنہ ہوجائے گی، اب دوسرے شوہر سے نکاح کئے بغیر پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی"۔ (الاشفاق علی احکام الطلاق ص۴۱، ۴۲)

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ اہل بیت کا فتویٰ

"کہ آل رسول ﷺ کا اس بات پر اجماع ہوچکا ہے کہ جو شخص ایک کلمہ سے تین طلاقیں دے گا اس کی بیوی اس پر حرام ہوجائے گی خواہ اس سے ہمبستری کی ہو یا نہیں۔

بلکہ تمام اہل بیت کے علماء حضرت سیدنا امام حسین، زید بن علی، محمد بن علی الباقر، محمد بن عمر بن علی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن حسن، اور حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، سب کے نزدیک تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں"۔ (الاشفاق علی احکام الطلاق ص۸۵)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ

"کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر ایک

بار گی تین طلاقیں دے دیتا پھر اس پر کیا فیصلہ ہوتا، رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تم اپنے رب کی نافرمانی کرتے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو جاتی"۔ (فتح القدیر ج ۳ ص ۳۰، دار قطنی)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

"کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں اس پر حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بعض لوگ اپنی ناک کو گندگی سے آلودہ کرتے ہیں پھر میرے پاس آتے ہیں مسئلہ پوچھنے کے لئے، جاؤ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم پر حرام ہو گئی"۔ (کتاب الآثار ص ۱۰۵)

حضرت امام طاؤس بن کیان رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

بعض غیر مقلدین خارج عن مذہب نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تین طلاقیں ایک واقع ہونے کی نسبت کی ہے وہ غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ اوپر گذر چکا ہے اب ان کے خاص شاگرد حضرت امام طاؤس بن کیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کہ جو ان کی طرف تین طاقیں ایک ہونے کے قول کی نسبت کرتے ہیں وہ جھوٹ کہتے ہیں۔" (الاشفاق علی احکام الطلاق ص ۳۶، ۳۷)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ قرآن کریم کا ظاہر اس امر پر دلالت کرتا

ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں عام اس سے کہ اس نے اس سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو تو وہ عورت اب اس شخص کے لئے حلال نہیں تاوقتیکہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے"۔

(کتاب الام ج ۵ ص ۱۶۵ و سنن الکبری ج ۷ ص ۳۳۳)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جس شخص نے ایک ہی کلمہ میں تین طلاقیں دے دیں تو بے شک اس نے جہالت کا ارتکاب کیا مگر اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی اور اس کے لئے وہ کبھی حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے"۔ (کتاب الصلوۃ ص ۴۷)

حضرت محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"اہل علم نے فرمایا کہ اگر تین طلاقیں ایک کلمہ میں دی جائیں تو اس سے حرمت غلیظہ آجاتی ہے بیوی حرام ہو جاتی ہے"۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۳)

حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفیؒ کا فتویٰ

"امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب لوگوں سے اس بارے میں خطاب فرمایا اور ان میں جناب رسول پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے جو بخوبی جانتے تھے کہ اس سے قبل رسول پاک ﷺ کے زمانے مبارک میں اس کے متعلق کیا ہوتا رہا؟ لیکن ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی نے حضرت سیدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حکم کو نہیں ٹالا تو یہ ایک بہت بڑی حجت ہے کہ اس کے خلاف جو پہلے ہوتا رہا وہ منسوخ ہے کیونکہ جب رسول پاک ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ایک عمل پر متفق ہو جائیں تو وہ لازماً حجت ہے اور جس طرح نقل پر ان کا اجماع وہم وخطا سے پاک ہے اسی طرح رائے پر بھی ان کا اجماع وہم وخطا سے بری ہے"۔ (شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۲۹)

حضرت امام بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جمہور علماء اہلسنّت و الجماعت کا جن میں حضرات تابعین کرام، تباع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اور بعد کے حضرات بھی شامل ہیں یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اور یہ ہی امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ کا مذہب ہے"۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۹ ص ۵۳۷)

حضرت امام ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جمہور حضرات صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ مسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ ہی مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اس بات پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے"۔ (فتح القدیر ہدایہ ج ۳ ص ۲۵، ۲۶)

حضرت علامہ آلوسی سید محمود بغدادی حنفیؒ کا فتویٰ

"جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے تو بغیر کسی نص کے تو یہ نہیں ہو سکتا یہ ہی وجہ ہے کہ جمہور علماء اہلسنّت و الجماعت کا بھی

اسی پر اتفاق ہے"۔ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۸)

حضرت امام زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جمہور علماء اہلسنّت والجماعت تین طلاقوں کے نافذ ہونے کے قائل ہیں اس پر اجماع ہے اور اس کے خلاف قول شاذ ہے اس کی طرف التفات ہی نہیں کیا جا سکتا"۔ (زرقانی شرح موطا امام مالک ج ۳ ص ۱۶۷)

حضرت ابوزکریا بن یحییٰ بن شرف امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ پر تین طلاق ہے تو امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جمہور سلف وخلف کا یہ ہی مذہب ہے کہ تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی"۔

(شرح مسلم شریف ج ا ص ۴۷۸)

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"مقلدین ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ جو تین طلاقیں دفعۃً دی جائیں تو وہ تین ہی شمار ہوتی ہیں"۔ (محصلہ مسالک الحنفاء ص ۵۶)

حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعیؒ کا فتویٰ

"تحریم متعہ اور اسی طرح تین طلاقوں کے تین ہونے پر امیرالمؤمنین

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اتفاق و اجماع واقع ہو چکا تھا اور ان کا اجماع خود اس بات پر دال ہے کہ ان کو ناسخ کا علم ہو چکا تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے بعض کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو، اب جو شخص اس اجماع کے بعد اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اجماع کا منکر اور اس کا تارک ہے اور جمہور اہلسنّت والجماعت کا اتفاق ہے کہ اجماع کے بعد اختلاف پیدا کرنا مردود ہے"۔ (فتح الباری شرح بخاری شریف ج ۹ ص ۲۹۳)

حضرت امام محمد بن عبد الرحمٰن دمشقی شافعیؒ کا فتویٰ

"حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عورت کو بحالت حیض طلاق دی گئی ہو جب کہ اس سے ہم بستری ہو چکی ہو یا ایسی حالت میں طلاق دی گئی ہو جس میں اس سے ہم بستری کی گئی ہو تو یہ کاروائی تو حرام ہے مگر بلاشک طلاق واقع ہو جائے گی اور اسی طرح تین طلاقوں کا جمع کرنا بھی حرام ہے لیکن واقع ہو جائیں گی"۔

(رحمۃ الامۃ برحاشیہ میزان الشعرانی ج ۲ ص ۷۹)

حضرت امام حافظ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے پیشوا امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں نے طلاق کے معاملہ میں دفعۃً تین طلاقیں دے کر حماقت کا ثبوت پیش کرنا شروع کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ راشد اور ان کے دیگر رفقاء کی زبان پر شرع اور تقدیر کی رو سے یہ حکم جاری اور ساری کر دیا کہ جو چیز لوگوں نے اپنے اوپر لازم کر رکھی ہے اس کا اجراء اور نفاذ کر دیا جائے" (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۷)

حضرت امام بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی البعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"تین طلاقیں جو بیوی کو ہمبستری سے پہلے دی جائیں یا بعد کو دی جائیں دونوں صورتوں کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ وہ بیوی اس شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اور جمہور علماء اہلسنّت والجماعت کا یہ قول ہے" (مختصر الفتاویٰ ص ۲۳۶)

حضرت قاضی محمد بن علی امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"کہ جمہور تابعین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت اور ائمہ اربعہ اور اہل بیت کا ایک طائفہ جن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں یہی مذہب ہے کہ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں"۔ (نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۴۵)

حلالہ شرعی کی تشریح

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اگر شوہر بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ عورت (عدت کے بعد) دوسرے شوہر سے نکاح (صحیح) کرے (اور نکاح کے بعد دوسرا شوہر اس سے صحبت کرے یہ شرط ہے پھر مر جائے یا از خود طلاق دے دے اور اس کی عدت گذر جائے، تب یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا) یہ حلالہ شرعی ہے۔

تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر نکاح کر دینا کہ وہ صحبت کے بعد

طلاق دے دے گا، یہ شرط باطل ہے اور حضور رسول پاک ﷺ نے ایسا حلالہ کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے تاہم ملعون ہونے کے باوجود اگر دوسرا شوہر صحبت کے بعد طلاق دے دے تو عدت کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی۔ اور اگر وہ صحبت کئے بغیر طلاق دے دے تو عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

اور اگر دوسرے مرد سے نکاح کرتے وقت یہ نہیں کہا گیا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا، لیکن اس شخص کا اپنا خیال یہ ہو کہ وہ اس عورت کو صحبت کے بعد فارغ کردے گا تو یہ صورت موجب لعنت نہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی نیت یہ ہو کہ وہ دوسرے شوہر سے طلاق حاصل کر کے پہلے شوہر کے گھر میں آباد ہونے کے لائق ہو جائے گی تب بھی گناہ نہیں۔

حلالہ کے مکروہ تحریمی ہونے کی صورت

ہدایہ اور فقہ کی دیگر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حلالہ کو زبان سے مشروط کیا گیا ہو یعنی محلل اس عورت سے کہ جس کو اس کا شوہر تین طلاقیں دے چکا ہو یہ کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ تمہیں اس شوہر کے لئے کہ جس نے تمہیں طلاق دی ہے، حلال کردوں (یعنی میں تم سے صرف اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ میں جماع کے بعد تمہیں طلاق دے دوں تاکہ تمہارے پہلے شوہر کے لئے تم سے دوبارہ نکاح کرنا حلال ہو جائے) یا وہ عورت محلل سے یوں کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتی ہوں کہ میں اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جاؤں تو اس صورت میں حلالہ مکروہ تحریمی ہو گا۔ ہاں اگر زبان سے یہ نہ کہا جائے مگر نیت میں یہ بات ہو تو پھر محلل نہ قابل مواخذہ ہو گا اور نہ لعنت کا مورد ہو گا کیونکہ اس صورت میں یہ ہی کہا جائے گا کہ اس کا مقصود دراصل اصلاح احوال ہے۔

حضرت امام کمال الدین ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس عورت نے کہ جس کو تین طلاقیں دی جاچکی ہیں غیر کفو سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا اور پھر اس نے اس کے ساتھ جماع بھی کر لیا۔ تو اس صورت میں پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی، چنانچہ فتویٰ اسی قول پر ہے۔

محلل اور محلل لہٗ پر رسول پاک ﷺ کی طرف سے لعنت

﴿عن عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال لعن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المحلل والمحلل لهٗ﴾

"حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے محلل اور محلل لہٗ پر لعنت فرمائی ہے۔"

(نسائی شریف کتاب الطلاق ج ۲ ص ۷۶ ۴)

اب یہاں "المحلل والمحلل لہٗ" میں دو باتیں سمجھنے کی ہیں!

پہلی بات:

پہلی بات یہ ہے کہ بشرط حلالہ نکاح کرنا کیسا ہے، تو یہ بات بالاتفاق مذموم ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

دوسری بات:

اگر اس طرح بشرط حلالہ کسی نے نکاح کر لیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

بغیر شرط حلالہ کے نکاح کیا صرف اس کے دل میں تھا کہ میں جماع کرنے کے بعد

طلاق دے دوں گا تو اس مسئلہ کے بارے میں حضرات آئمہ احناف رحمہم اللہ کی کتب فقہ میں تحریر ہے کہ یہ صورت مذموم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ شاید اس پر ثواب بھی مل جائے۔

دوسری صورت:

اگر بشرط حلالہ نکاح کیا کہ جماع کے بعد اس کو طلاق دوں گا اس صورت میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح منعقد ہو گا یا نہیں پھر اگر نکاح منعقد ہو گیا تو یہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی یا نہیں۔

حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح منعقد ہو جائے گا اگرچہ یہ شرط باطل ہے اور اگر شوہر ثانی نے جماع کر کے طلاق دے دی یا انتقال ہو گیا تو یہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی اس کی دو دلیلیں ہیں۔

پہلی دلیل:

پہلی دلیل یہی حدیث ہے اگر نکاح ثانی منعقد نہ ہوتا تو نکاح ثانی محلل اور شوہر اول محلل لہ نہیں بنے گا۔

دوسری دلیل:

حضرت محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بشرط حلالہ نکاح کیا تھا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ تم اس نکاح پر قائم رہو یا طلاق دو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کا استدلال یہ ہے کہ جب دوسرے شوہر کو نکاح پر قائم رہنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ یہ بات علامت ہے اس بات کی کہ امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نکاح کو جائز سمجھتے تھے تو اس عورت سے جماع بھی جائز ہے تو طلاق دینے سے شوہر اوّل کے لئے حلال بھی ہو جائے گی۔

جمہور اہلسنت والجماعت سلف وخلف رحمہم اللہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تو اس شخص کی بیوی پر طلاق مغلّظہ ہو جائے گی چاہے وہ تین طلاقیں متفرق دی ہو یا مجتمع طور پر دی گئی ہو چاہے ایک لفظ کے ساتھ دی ہو یا کئی الفاظ کے ساتھ چاہے ایک مجلس میں دی گئی ہو یا کئی مجلسوں میں بہرحال رجوع کی اب کوئی گنجائش نہیں اب یہ عورت بغیر حلالہ کے شوہر اوّل کے لئے حلال نہیں ہوگی جب دوسرے شوہر سے نکاح کیا تو پھر دو صورتیں ہیں۔

پہلی صوررت:

دوسرے شوہر نے بعد جماع طلاق دی یا بعد جماع انتقال ہو گیا تو یہ پھر شوہر اوّل کے لئے حلال ہو جائے گی۔

دوسری صورت:

دوسرے شوہر نے قبل جماع طلاق دی یا قبل جماع انتقال ہو گیا تو حلال نہیں ہوگی اس صورت کے متعلق اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر اوّل کے لئے حلال ہونے کی شرط جماع ہے۔ یہ جمہور اہلسنت والجماعت سلف وخلف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ تمام مسلمانوں کو صحیح صحیح دین کے احکامات کو سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

اور ہر قسم کی ضلالت وگمراہی سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد

والہٖ وصحبہ اجمعین

وباللہ التوفیق

خاک زیر نعلین شفیق الامتؒ

عاصی و خاطی محمد جاوید عثمان میمن عفی عنہ

۱۵/ شعبان ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱ء

تصانیف

محمد جاوید عثمان میمن

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

- مناجات مصطفیٰ ﷺ (زیر طبع)
- تیجہ اور چالیسویں کی شرعی حیثیت
- نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم
- درود و سلام پر مفصل گفتگو
- قرآن وسنت کی روشنی میں ایصال ثواب کی اہمیت
- ایک مجلس کی تین طلاق
- مدینہ منورہ کی عظمت ومحبوبیت
- فرض نمازوں کی بعد اجتماعی دعا کا ثبوت
- اسلام اور نکاح (زیر طبع)
- شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵